بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر جلد ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

انا نبشرک بغلام ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

قادیان

جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۶ ماہ صلح ۱۳۲۴ھش | ۱۱ صفر ۱۳۶۴ھ | ۲۶ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں خراش ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بھی نماز عصر سے نماز مغرب تک حضور نے درس قرآن دیا۔

— صدر انجمن احمدیہ کی کیڈر کمیٹی کے جو ممبران تشریف لائے ہوئے تھے متعلقہ کام سرانجام دے کر واپس تشریف لے گئے ہیں۔

— آج بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں سکوٹ طلباء کی ٹریننگ کھیلوں اور ضروری امور کے متعلق ہوتی رہی۔

— محلہ دارالرحمت کی لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ہوا جس میں خواتین کو تنظیم کیطرف توجہ دلائی گئی۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

هُوَ النَّاصِرُ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے ہیں جو سلسلہ کے کام کریگا وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے غیر معمولی طور پر اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔ اب چونکہ دس سال پہلے دور کے گزر چکے ہیں۔ غالباً دوستوں نے سمجھا ہے۔ کہ اب کام کا وقت گزر گیا ہے۔ حالانکہ جب کام نام بدلتا ہے وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ اور اب صرف بارہ تیرہ دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آرہی ہے۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور ان میں چستی پیدا کرے۔ عمل مقبول وہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے ایک خطرہ کا الارم ہے جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد مکمل کر کے بھجوا دیں۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کا مددگار ہو۔ میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے۔ پس میں نے چاہا۔ کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے تاکہ دوزخ کے دروازے اس کے لئے بند ہو جائیں۔ اور دوزخ کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالےٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں خواہ دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے۔

اللّٰھم اٰمین۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

جرمنی سے ۲ احمدی جنگی قیدیوں کے خطوط

(۱) عبد الستار صاحب نے ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ایک خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا جو ۱۰ جنوری کو پہنچا۔ اس میں لکھتے ہیں۔ مَیں بخیر و عافیت ہوں۔ اور حضور کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ حضور کا ایک خط ملا۔ جس سے بہت ہی اطمینان اور سکونِ قلب حاصل ہوا۔ مَیں اپنے مذہبی فرائض کی سرانجام دہی میں باقاعدہ ہوں۔ حضور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد رہائی نصیب کرے۔ میری دلی خواہش ہے۔ کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر نیاز حاصل کروں۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات دور فرمائے۔

(۲) سارجنٹ طالب حسین صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور پر اپنی بے انتہا برکات نازل فرمائے۔ مَیں جرمنوں کے ہاتھ میں جنگی قیدی ہوں۔ اور بھٹ پور ڈاکخانہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور کا باشندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ وہ میرے گناہ معاف فرمائے اور مَیں اور میرے دوسرے ساتھی بخیریت اپنے وطن میں واپس آئیں۔ والسلام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ان سے واقفیت ہو۔ تو ان کے متعلقین کو ان کی خیر و عافیت کی اطلاع پہنچا دیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جنازہ پڑھا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب بھی ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

(۱) مرزا ناصر علی صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ فیروزپور (۲) فہمیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ شریف احمد صاحب رہتاسی۔ (۳) جعفرہ خاتون صاحبہ اہلیہ محمد طاہر صاحب ٹھیکیدار جنگلات بریلی (۴) اہلیہ شیر محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی بزدار (۵) والدہ حکیم ملک میر احمد صاحب افغانی بنوں۔ (۶) والدہ محمد حسین صاحب کوہاٹ۔ (۷) عطاء اللہ صاحب پسر چوہدری جھنڈے خان صاحب رحیم یار خان (۸) غلام رسول صاحب امیر جماعت احمدیہ موچی کہ دشاہ پور (۹) اہلیہ سید احمد صاحب سمبل پور اڑیسہ (۱۰) سید محمد محسن صاحب سدا نند پور کا لڑکا۔ (۱۱) اہلیہ ملک حسن خان صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر جھنگی ناجہ دہان (۱۲) محمد بی بی صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب مرحوم بھلو کے (گوجرانوالہ) (۱۳) نانی صاحبہ بیگم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب (۱۴) عبد الحمید صاحب موضع دھونکل۔ ضلع گوجرانوالہ (۱۵) سید منصور احمد صاحب بخاری پسر سید غلام حسین صاحب بھوپال۔

حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ بیگم حضرت نواب محمد علیخان صاحب تحریر فرماتی ہیں:۔ نواب صاحب موصوف کے عوارض میں کوئی افاقہ نہیں۔ بلکہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کمزوری حد سے بڑھ رہی ہے۔ کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام اور دوسرے احمدی اصحاب سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ دردِ دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے دینی اور دنیوی حسنات و برکات و تندرستی اور ایمان کی ترقی کے ساتھ ان کی زندگی بڑھا دے۔

اس تشویش اور پریشانی کے دوران میں جن بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے ہمدردی اور مزاج پرسی کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان کا بہت بہت شکریہ۔ وہ اس موقع پر خاص دعاؤں سے امداد فرمائیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیگا۔

پچیسویں (۲۵) مجلس مشاورت کے متعلق اعلان

جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس مورخہ ۳۰-۳۱ امان و یکم شہادت ۱۳۲۴ ہش مطابق ۳۰-۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوگا۔ جماعتوں کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

درد پرائیویٹ سیکرٹری

صدر مجلس رفقاء احمد

مجلس رفقاء احمد نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۲ صلح میں کثرت رائے کے ساتھ مکرم میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے کو آئندہ سال کے لئے صدر منتخب کیا ہے۔ قواعد کی رُو سے صدر دیگر عہدیداران مجلس کا تقرر بذریعہ نامزدگی فرمائینگے۔ خاکسار:۔ ناصر احمد جنرل سکرٹری مجلس رفقاء احمد

اخبار احمدیہ

تقرر امین آئندہ کیلئے قاضی کریم اللہ صاحب کو امین جماعت احمدیہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

وصایا کی بحالی کا اعلان (۱) بابو محمد یوسف صاحب مسقط وصیت ۵۵۳ (۲) شیخ محمد یعقوب صاحب دہلی وصیت ۵۲۱۳ (۳) سید محمد شاہ صاحب فتحپور ضلع گجرات ۱۲۳۰ (۴) مسماۃ حطام النساء صاحبہ کلکتہ بوجہ معافی از اخراج از جماعت۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

شکریہ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنت کنٹہ ریاست حیدرآباد دکن نے مسجد اقصیٰ کے وسیع برآمدہ کے لئے نہایت خوشنما دریاں تیار کر کے بھجوائی ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء اس سے قبل وہ مسجد مبارک کے لئے اور مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصہ کے لئے دریاں بھجوا چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کے اخلاص کاروبار اور مال میں برکت دے۔ اور ان کو بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ ناظر تعلیم و تربیت

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ دین محمد صاحب موگا ضلع فیروزپور کا لڑکا فضل محمد بیمار ہے۔ (۲) بابو عبد الکریم صاحب مغلپورہ کے چھوٹے بچے کی صحت کمزور ہے۔ (۳) نتھو خان صاحب اودے پور کٹیا شاہجہانپور بیمار ہیں۔ (۴) قمر الدین صاحب اودے پور کٹیا اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۵) سید اعجاز احمد صاحب صابر قادیان بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۶) ماسٹر فقیر محمد صاحب لاہور عرصہ سے بعارضہ بواسیر بیمار ہیں (۷) سیٹھی خلیل الرحمن صاحب قادیان کی لڑکی امۃ الوحید اور لڑکا ولی الرحمن بیمار ہیں (۸) محمد اسحاق شاہ صاحب حوالدار میجر کے خسر صاحب خالو صاحب اور بچہ بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت بہن طالع بی بی صاحبہ اہلیہ برادرم محمد ابراہیم صاحب ۱۳ جنوری کو چند گھنٹے بیمار رہ کر فوت ہو گئیں مرحومہ بہت نیک اور دیانتدار تھیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار حکیم علی احمد موضع جھٹوال۔

دعائے نعم البدل (۱) خاکسار کا لڑکا رفیق احمد بعمر سوا دو سال ۹ جنوری ۱۹۴۵ء کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے نعم البدل کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ حکیم محمد عبد اللطیف شہید تاجر کتب قادیان

(۲) تین ماہ ہوئے میرا ایک بچہ ۲½ سال کا فوت ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نعم البدل ۱۲ دسمبر کو دیا۔ آج اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اپنے پاس بلا لیا۔ دعائے نعم البدل کی جائے۔ سید عنایت حسین شاہ ۳۸۳ ج ب ضلع لائل پور

ولادت (۱) شیخ فیض قادر صاحب منیجر باٹا شو سٹور لاہور کے ہاں ۱۷ جنوری کو دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ حضور نے نام لطف الرحمن رکھا۔ مبارک ہو۔ خاکسار نور الحق اقبال قادیان (۲) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ کے ہاں ۲۰ جنوری کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عمر دراز اور خادم سلسلہ بنائے۔ محمد ابراہیم خان آف کپور تھلہ۔

تقرر مہتمم تبلیغ ضلع ملتان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جناب ملک عمر علی صاحب بی۔ اے کو اضلاع ملتان۔ ڈیرہ غازیخان۔ مظفرگڑھ کے لئے مہتمم تبلیغ مقرر کیا گیا تھا۔ اب حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں ملتان کے ضلع کے لئے شیخ فضل الرحمن صاحب اختر منیجر کھنڈہ ملتان چھاؤنی کو نائب مہتمم تبلیغ اور ضلع ڈیرہ غازیخان کے لئے سردار امیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ قیصرانی کو نائب مہتمم تبلیغ مقرر کیا گیا ہے متعلقہ جماعتیں ان سے تعاون کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي

ذیل کا مضمون استاذی المکرم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب محدث مرحوم سے استفادہ کئے ہوئے معلومات کی بناء پر مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے لکھا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی مندرجہ بالا دعا بخاری شریف میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے ایک واقعہ کے ذیل میں حضور کی زبان سے درج ہے میں فیلڈ میں ہوں بخاری شریف دستیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اصل متن حدیث کی بجائے صرف ترجمہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

ایک شب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز نوافل ادا فرمارہے تھے۔ کہ ایک جنّ نے آپ پر حملہ کر دیا۔ حضور نے اس کو پکڑ کر مسجد کے ستون سے باندھ دیا۔ تاکہ صبح آکر صحابہ اسکو دیکھ لیں۔ اور خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ حضور فرماتے ہیں میں نے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یاد کر کے اسے چھوڑ دیا۔

بعض مفسرین حدیث نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس دعا کے نتیجہ میں آپکو بہت وسیع سلطنت اور انسانوں کی فوجوں کے ساتھ جنّوں کی فوجیں بھی ملیں۔ اور حضرت سلیمان کی دُعا کی وجہ سے ان کے بعد کسی کو جنّوں پر غلبہ حاصل نہیں ہوا۔ اور جب حضور نے اس جنّ کو پکڑ کر باندھ لیا۔ تو حضور کو یاد آیا۔ کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا کیونکہ یہ میرے بھائی سلیمان کی اس دعا کے خلاف ہے۔ کہ خدایا مجھے ایسی حکومت (یعنی جنوں پر غلبہ) عطا فرما۔ جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو۔ اس خیال سے حضور نے اس جنّ کو چھوڑ دیا۔

مگر اس حدیث اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا کی مذکورہ بالا تشریح بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اس دعا سے اگر یہی مطلب تھا۔ کہ میرے بعد کسی کو جنّوں پر غلبہ حاصل نہ ہو۔ اور یہ خصوصیت صرف میرے لئے ہی رہے۔ تو یہ دعا اسی وقت بے اثر ہو چکی تھی۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جن کو پکڑ کر ستون سے باندھ دیا۔ اس لئے کہ بغیر اس پر غلبہ حاصل کئے۔ اس کو ستون سے باندھنا ناممکن تھا۔ پس معلوم ہوا کہ نہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اس دعا سے یہ مطلب تھا۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیال کے پیش نظر اس جن کو آزاد کیا تھا۔

جماعت احمدیہ کوہ قاف کی پریوں والے جنّوں یا ایسے مخفی اور غیر مرئی جنوں کی ہستی سے منکر ہے۔ جو بعض لوگوں کے سروں پر چڑھ کر ان کو دکھ دیتے۔ اور بعض کے تابع ہو کر ان کو طرح طرح کی چیزیں لا کر دیتے ہوں۔ قرآن کریم میں جنوں کا لفظ ناری طبیعت رکھنے والے تند خو اور غصے سے آگ کی طرح بھڑک اٹھنے والے لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فوج میں ایسے ہی لوگوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ دوسرے شیطان کو بھی جس نے خود اپنی ناری طبیعت کا اقرار کیا جنوں میں سے قرار دیا گیا ہے۔ اور حدیث شریف میں بعض سانپوں کو بھی جن کہا گیا ہے۔ قرآن شریف سے ایک ایسی مخلوق بھی ثابت ہے۔ جو دن کو مخفی رہتی۔ اور رات کو باہر نکل کر چلتی ہے۔ جیسے مستخف بالنھار وسارب باللیل سے ظاہر ہے۔ اور ایک قسم کے سانپ بھی ہیں، جو صرف رات کو ہی نکلتے ہیں۔ اور دن کو چھپے رہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ بعض جانور بھی جن کہلاتے ہیں۔ مگر وہ کسی کے سر پر نہیں چڑھتے۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک شب مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ آپ پر ایک جنگلی بلّے نے حملہ کر دیا۔ جو بہت بڑا تھا۔ حضور نے اسکو پکڑ کر مسجد کے ستون سے باندھ دیا۔ تا صحابہ اسکو صبح آکر دیکھیں لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا یاد آئی۔ تو اسے چھوڑ دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کیا تھی۔ اور اس کا کیا مطلب تھا۔ وہ ذیل کے بیان سے ظاہر ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے ان کے باپ داؤد علیہ السلام سے ورثہ میں انعام نبوت کے ساتھ ساتھ انعام حکومت دنیوی بھی عطا کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ باپ کی قوت جسمانی اور بہادری وجرأت بھی ورثہ میں ملی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام یہ خیال کرنے لگے تھے۔ کہ میری جسمانی قوت شجاعت بہادری میری سلطنت دنیوی کی وسعت میرے روحانی علو مرتبت کی وجہ سے ہے۔ اور میرے روحانی علو مرتبت کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے۔ لیکن یہ کلیہ درست نہ تھا۔ اور جب انہیں اسکی عدم صحت کا علم اپنے نااہل بیٹے کو دیکھ کر ہوا۔ جو ان کے بعد ان کے تخت کا وارث ہونے والا تھا۔ تو ان کے موُنہہ سے یہی دُعا نکلی۔ کہ رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی کہ اے خدا مجھے تو وہ ملک عطا فرما۔ جو میرے بعد کسی کے لئے نہیں چاہیئے۔

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے۔ کہ جسمانی قوت وشجاعت اور حکومت دنیوی کا روحانیت کے ساتھ لازمی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ جسمانی قوت ورزش وغیرہ اور اچھی خوراک سے ایک ایسا شخص بھی حاصل کر سکتا ہے۔ جس کو روحانیت سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو۔ اور پھر جسمانی قوت شجاعت اور بہادری اور سلطنت دنیاوی ایک انسان کو ورثہ میں ماں باپ سے بھی مل جاتی ہیں۔ یعنی بادشاہ کا بیٹا بادشاہ پہلوان کا بیٹا پہلوان اور شجاع اور بہادر آدمی کا بیٹا شجاع اور بہادر ہو گا۔ یہ وراثت کا اصول عام ہے لیکن روحانی وراثت بالکل شاذ دنیا میں پائی جاتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ نبی کا بیٹا بھی ضرور ہی انعام نبوت سے سرفراز کیا جائے۔ بلکہ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی کے اصول کے ماتحت بعض اوقات نیکوں کے ہاں بُرے اور بروں کے ہاں نیک پیدا ہو جاتے ہیں۔ خود حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد علیہ السلام سے روحانی اور جسمانی دونوں انعاموں کے وارث ہوئے تھے جیسے ورث سلیمان داؤد کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کا بیٹا باپ کا جسمانی لحاظ سے تو وارث بنا۔ لیکن روحانی لحاظ سے نہیں۔ کیونکہ وہ روحانیت سے بالکل کورا تھا۔ جیسے وجعلنا علی کرسیہ جسدا کے الفاظ سے واضح ہے۔ یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کا وارث ایک جسد یعنی روحانیت سے بالکل کورا انسان تھا۔ اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ معلوم کر لیا۔ کہ میرے بعد تخت کا وارث ایسا ہے۔ تو ان کے موُنہہ سے بے اختیار یہ دعا نکلی۔ رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی کہ اے میرے خدا میرے دنیوی تخت اور سلطنت اور میری جسمانی قوت کا وارث تو پیدا ہو گیا ہے۔ جو جسد محض ہے لیکن روحانی قوت اور روحانی سلطنت کا وارث کوئی نہیں۔ اس لئے اے میرے خدا مجھے اس جسمانی قوت اور دنیوی سلطنت پر کوئی ناز نہیں۔ تو وہ سلطنت عطا فرما۔ جو میرے بعد کسی کے لئے نہیں چاہیئے۔ یعنی میری جس سلطنت کا کوئی وارث نہیں بنا ہے۔ اور مجھے اس سلطنت پر ناز اور فخر ہے۔ اور اصل چیز بھی وہی ہے۔ نہ کہ دنیا کی حکومت اور محض جسمانی قوت۔

یہ اصل مفہوم اور مقصد حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا تھا۔ جس کے یاد آنے پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بہت بڑے جنگلی بلّے کو پکڑ کر باندھ لینے کے بعد چھوڑ دیا۔ کیونکہ حضور نے اپنی روحانی قوت اور بادشاہت کے مقابلہ میں یہ پسند نہ فرمایا کہ صبح ہوتے ہی شہر میں ہر انسان کی زبان پر یہ چرچا ہو۔ کہ حضور بہت قوی اور بہادر ہیں۔ کہ آپ نے بہت بڑے بلّے کو جو ایک چیتے کے برابر تھا پکڑ کر باندھ دیا۔ اور حضور نے اس جسمانی قوت کی شہرت کے بجائے اسی چیز کو پسند فرمایا۔ جو آپ کے بھائی سلیمان علیہ السلام نے رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی کی دعا مانگ کر پسند فرمایا تھا۔ کہ اے خدا مجھے وہی سلطنت عطا فرما اور مجھے اسی سلطنت پر ناز اور فخر ہے۔ جو وراثۃً نہیں ملا کرتی۔ بلکہ خاص تیرے فضل اور موہبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور دنیا میں خدا تعالےٰ کے سب نبیوں کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اور وہ روحانی بادشاہت یعنی انعام نبوت کے مقابلہ میں ہفت اقلیم کی ولایت کو ایک پر پشہ کے برابر بھی وقعت نہیں دیتے۔ اور نیک انسان کی بھی یہی دعا اور خواہش ہونی چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی، اسی تاج وتخت پر

شمع محمدی کے پروانے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی خاطر مال کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال حضور اقدس کے آگے لا رکھتے ہیں۔ یہ تھا وہ خدمتِ اسلام کا جذبہ جس کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین روحانی آسمان پر ستارے بن کر چمکے کسی کے پاس زر و جواہر تھے تو اس نے اسلام کی خاطر قربان کر دیئے۔ کسی کے پاس صرف جو کی مٹھی تھی۔ تو اُس نے وہی پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ لانے والا لایا کیا ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ لانے والا کس دل کے ساتھ لایا ہے۔ بشاشتِ قلب ہی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی قربانی قبول نہیں بلکہ وہ ایک لغو اور عبث فعل ہے۔ الٰہی سلسلے کسی انسان کی مدد کے محتاج نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا کام ہوتا ہے۔ اور وہ بغیر کسی کا احسان اٹھائے خود دوسروں پر احسان کر کے اپنے کام کو کرنے کے لئے دوسروں کو ثواب میں شریک کرتا ہے۔ وہ انسانوں کو جان اور مال عطا کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ یہ ہے میری جنت تم خریدنا چاہو۔ تو خوشی سے خرید سکتے ہو۔ یہ جان اور مال تم مجھے دے دو اور میں تمہیں اس کے عوض جنت دے دونگا۔ اب مال بھی اس کا جان بھی اس کی۔ جنت بھی اس کی اور ہم بھی اس کے۔ وہ صرف ہمیں ثواب میں شریک کرنے کے لئے ہمیں مال اور جان دیکر کہتا ہے۔ کہ مال اور جان اب مجھے دے دو۔ اور تم جنت کے وارث ہو جاؤ۔ یہ کتنا احسان ہے ہمارے محسن آقا کا اور کتنی خوش قسمتی ہے۔ اس قوم کی جو یہ سودا کرے۔ اور کتنا مبارک ہے وہ انسان جو اس سودے کی آگے منادی کرے۔

اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے مومن کی جان اور مال ہمیشہ حاضر ہوتی ہے۔ مومن کبھی غافل نہیں ہوتا۔ جب بھی اس سے قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ سال کے بعد ہو۔ یا دس سال کے بعد وہ تیار ہوتا ہے۔ وہ ان کنواریوں کی طرح نہیں ہوتا۔ جن کا تیل ختم ہو گیا تھا۔ وہ تیل لینے کے لئے شہر کو چل دیں۔ اور پیچھے دولہا آیا۔ اور اپنی منتظر کنواریوں کو لیکر وہ قلعہ میں داخل ہو گیا۔ وہ ان کنواریوں کی طرح کھڑا رہتا ہے اور کھڑا رہتا ہے اور کھڑا رہتا ہے۔ وہ انتظار کرتا ہوا مر جانا بہتر سمجھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل جائے۔ اس کا عشق اسے ہلنے نہیں دیتا اور وہ سمجھتا ہے کہ انعامات کا وقت مقرر نہیں۔ وہ خرگدا نہیں ہوتا۔ وہ نرگدا کی طرح دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ اور کھٹکھٹاتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ سبق پڑھایا گیا ہے۔ کہ جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جائیگا۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ اگر دروازہ آج بند ہے تو کل کھلیگا۔ کل نہیں تو پرسوں۔ پرسوں نہیں تو اترسوں۔ مگر وہ سست نہیں ہوتا وہ جان بھی لیکر اور مال بھی لیکر اپنے آقا کے دروازہ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ کب میری باری آئے اور وہ محسن حقیقی میری اس ناچیز پیشکش کو قبول فرما کر مجھے اپنے دربار میں جگہ دے۔ اسے مسند کی آرزو نہیں ہوتی۔ وہ نام اور شہرت کا دلدادہ نہیں ہوتا۔ وہ جوتیوں کے پاس بیٹھ جانے کو سارے جہان کی بادشاہت مل جانے سے بہتر سمجھتا ہے۔ وہ اپنے تمام سامانوں کو جو اسے اُس یارِ ازل نے دیئے ہیں۔ اسی کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ وہ وقت آنے پر کچا دھاگا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک وفادار عاشق ثابت ہوتا ہے۔ وہ جب خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال قربان کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ اور اس کی ماں اور اس کا باپ اور اس کی بیوی اور اس کے بچے اسے روکتے ہیں اس کے رستے میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی وہ رکتا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیتا ہے۔ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور اپنے آقا کے آگے یہی فریاد کرتا رہتا ہے۔ ع

"اے میرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو"

حقیقی عشق تو چاہتا ہی قربانی ہے۔ کوئی عشق نہیں ہو سکتا۔ جس میں قربانی کا مادہ نہ پایا جائے اور کوئی عشق نہیں ہو سکتا۔ جس میں قربانی کا مادہ ہمیشہ بڑھتا نہ رہے۔ جہاں عشق اور محبت ہو۔ وہاں لوگ موت کی تکلیف کو بھی پسند کر لیتے ہیں۔ مگر پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے۔ تو اے شمعِ محمدی کے پروانو۔ پھر برسات کا موسم آگیا۔ تمہارے قربان ہونے کے دن آگئے۔ وہ دیکھو قادیان کی بستی میں وہ شمع پھر روشن ہے۔ جس کے تم متلاشی تھے۔ وہ نور پھر چمک رہا ہے۔ جس نے لاکھوں نہیں کروڑوں کے دل چھین لئے تھے۔ آج اس گھر سے یہ صدا بلند ہو رہی ہے۔ ؎

"آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے"

یہ شمع کبھی گل نہیں ہوگی۔ ہزاروں آندھیاں آئیں۔ مگر اس کو بجھا نہیں سکینگی۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس کا نور دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر رہیگا۔ اور اس شمع پر قربان ہونے کے لئے دنیا کے گوشے گوشے سے پروانے آئینگے۔ اس کو مٹانے کے لئے اس کو بجھانے کے لئے سب کوششیں بے سود اور رائیگاں جائینگی۔ آج خدا تعالیٰ کا نور وہی قربانیاں طلب کرتا ہے۔ جو صحابہ نے کیں۔ اے احمدی قوم تو خوشی سے اچھل۔ مسرت و شادمانی کے نعرے لگا۔ کہ پھر وہ روشنی آگئی۔ وہ دولہا آگیا۔ جس کی کنواریاں انیس سو (۱۹۰۰) برس سے منتظر تھیں۔ آج خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے خدا تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں رنگین کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرزند مظہر الحق والعلا کأن اللّٰہ نزل من السماء حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود کو اسلام کے قادر خدا نے اپنی وحی اور الہام سے مشرف کر کے کھڑا کیا ہے۔ آج جو اس کی آواز پر کان دھریگا۔ وہ زندہ کیا جائیگا۔ جو اس کے پیچھے چلیگا۔ وہ فلاح پائیگا۔ جو اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریگا۔ وہ دوسروں پر ہمیشہ غالب رہیگا۔ اس نے ہاں صلح کے شہزادے نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق نے مال اور جان کی قربانیوں کا مطالبہ احمدی جماعت سے کیا ہے۔ خوش قسمت ہے۔ وہ قوم جسے ایسا امام بخشا گیا۔ اور مبارک ہے۔ وہ انسان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے ایسے غلام بخشے گئے۔

تمام ترقیات محسن کی دی ہوئی نعمتوں کو عمدگی کے ساتھ استعمال کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جس چیز کے ساتھ مذہبی جماعتیں دنیا میں ترقی کیا کرتی ہیں۔ وہ جان کی قربانی ہے۔ نہ کہ روپیہ کی۔ ہم اگر دنیا میں فتحیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو جان دے کر ہی ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے جذبات۔ احساسات اور خیالات کو ٹٹولنا اور سوچنا چاہئے کہ ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں۔ ان کو اس معیار کے مطابق ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ جو ہم کر سکتے ہیں۔ اگر چندہ دے سکنے کے باوجود ایک شخص چندہ نہیں دیتا۔ تو اس کا یہ کہنا کہ اگر دین کے لئے جان دینے کا اسے موقعہ ملے تو وہ ضرور دے دیگا کیونکر درست سمجھا جا سکتا ہے۔ جو شخص تھوڑی سی مالی قربانی نہیں کر سکتا۔ یہ کیونکر سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ جنگ میں جان دے دیگا پس اپنی نعمتوں کا محاسبہ کرنا۔ اور بشاشتِ قلب کے ساتھ اپنی زندگی اور اپنی جائداد دین کے لئے اس ربانی آواز پر جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بلند فرما رہے ہیں لیکر حاضر ہو جانا چاہئے۔ پھر مال دے کر اور جان دے کر یہ آواز ہمارے منہ سے نکلے۔ ؎

اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار

خاکسار
عبدالمجید آصف واقف زندگی

مستقل چندوں کی فرضیت

تحریک جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتدا میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کے موقع پر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرما دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا۔ جو اپنے (فریضہ چندہ کے) بقائے ادا کرینگے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دینگے۔ پھر اس تقریر میں فرمایا۔ کہ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کیخلاف پڑے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہینگے"۔

حضور کے اس منشا کے ماتحت امید ہے کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ میں حصہ نہیں لیتے ہونگے تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں جو باوجود لازمی چندوں کے بقایادار ہونیکے شرح مقررہ سے کم یا بیقاعدہ ادا کرنیکے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہیں۔ تو جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کیجا سکے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

دفتر ثانی کے سال اوّل میں شریک ہونے والے مجاہدین کے خطوط

(۱) چودھری محمد فضل صاحب کھرڑک پور لکھتے ہیں۔ حضور کا خطبہ پڑھتے وقت میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ خطبہ خاص طور پر میرے لئے ہی ہے۔ میں بعض ناگذیر حالات کے باعث دفتر اول میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر اپنے آپ کو دفتر ثانی کے سال اول کے لئے پیش کرتا ہوں۔ میری آمد ملازمت چھوڑنے کی وجہ سے معین نہیں۔ مگر میرے اندازہ میں -/۲۵۰ روپیہ تک اندازہ کرتا ہوں۔ لہذا -/۲۵۰ روپیہ سال اول منظور فرمایا جاوے۔

(۲) مرزا اسلم بیگ صاحب پونہ لکھتے ہیں۔ میں بوجہ بچپن تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ مگر دل میں تڑپ اور خواہش ضرور تھی۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے۔ تو اس تحریک میں شامل ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچہزار سپاہیوں کی فہرست میں حصہ دار بنوں۔ لہذا سال اول کے لئے ایک ماہ کی آمد پچاس کا وعدہ قبول فرماویں۔

(۳) چودھری حمید اللہ خانصاحب نئی دہلی لکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے میری صحت اچھی ہو رہی ہے۔ بفضل خدا چار یا پانچ ماہ تک چلنے پھرنے کے قابل ہو سکونگا۔ حضور کو یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ میں صحت کاملہ کے بعد اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اور میرے ایمان کو اتنا مضبوط کردے۔ کہ خوشی اور پوری دیانت و امانت سے ساری عمر اسلام کی خدمت کرتا رہوں۔ بفضل خدا میں نے وصیت بھی کر دی ہے۔ اور میں ترجمۃ القرآن میں ایک سو روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور -/۱۶۶ روپیہ تحریک جدید کے لئے۔ یہ دونوں چندے جنوری ۱۹۴۵ء میں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسکی منظوری فرماتے ہوئے آپ کے لئے دعا فرمائی۔

(۴) عبد الحمید صاحب بنگالی بھرت پور سے لکھتے ہیں۔ حضور کی طرف سے دفتر ثانی کے لئے جو تحریک شائع ہوئی۔ اس کو پڑھ کر دل کہتا ہے۔ کہ اس ناچیز زندگی میں جو کچھ ہے۔ سب ہی اپنے امام کے قدموں پر رکھدوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تبلیغ اسلام کا جو وسیع نقشہ کھینچا ہے۔ اس کے پیش نظر بندہ جو کچھ پیش کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ اتنا حقیر ہے۔ کہ اس کے عرض کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ اور دل کو تسلی نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ وہ میرے دل کو دیکھتا ہے۔ بندہ اپنی کوتاہی سے تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکا۔ اپنی ماہوار آمد تیس روپیہ پر دس روپیہ کا اضافہ کرکے چالیس روپیہ کا وعدہ سال اول کے لئے پیش کرتا ہوں۔

بعض احباب نے مستورات کے متعلق دریافت کیا ہے۔ کہ جن کی کوئی آمد نہیں۔ وہ کس طرح شامل ہوں۔ حضور کا اس کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔

"عورتوں کی بھی آمد کا حساب ہوگا۔ کوئی نہ کوئی خرچ ملتا ہوگا۔ اگر نہیں ملتا۔ تو وہ اپنے خاوندوں سے فیصلہ کریں۔" پس ایسی عورتیں جن کی کوئی آمد نہیں ہے۔ وہ اپنے خاوندوں سے فیصلہ کریں۔ قادیان میں تو ایسی عورتوں نے اپنے خاوندوں سے فیصلہ کرکے کم سے کم پانچ روپیہ کی رقم دفتر ثانی کے سال اول کے لئے وعدہ کی ہے۔

(۵) چودھری عبد الحمید صاحب کیشیئر فیلڈ سروس حضور نے غیر احمدی رشتہ داروں کی طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی منظوری فرما دی ہے اس لئے خاکسار دفتر ثانی کے سال اول کے لئے اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے -/۱۰ روپیہ ہمشیرہ صاحبہ صابرہ سلطانہ بیگم کی طرف سے -/۱۰ روپیہ۔ ہمشیرہ فاخرہ سلطانہ بیگم صاحبہ کی طرف سے -/۱۰ اور اپنی بھانجی عزیزہ شمس بازغہ سلطانہ کی طرف سے -/۱۰ روپیہ اور اپنے بھائی راجہ رشید احمد صاحب بی۔اے کی طرف سے -/۱۰ روپیہ۔ کل -/۵۰ روپے اپنے چندے کے ساتھ ادا کر دونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۶) شیخ سلیم الدین احمد صاحب طالب علم ایف ایس سی تعلیم الاسلام کالج قادیان لکھتے ہیں۔ میں کم سن ہونے کے سبب تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکا۔ اب میں بالغ ہوں۔ والد صاحب کی طرف سے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تحریک جدید کے دفتر ثانی کے سال اول کے لئے بارہ روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ جو میرے ایک ماہ کے جیب خرچ سے زیادہ ہے۔

طالب علموں کے لئے حضور کا یہ ارشاد ہے:۔

"طالب علم کے لئے ماہوار اس کا جیب خرچ ہے۔ نہ کہ سب رقم۔ کیونکہ کھانا۔ فیس وغیرہ اسکی آمد میں شمار نہیں کیا جاتا۔ ہاں جب وہ کام کرے۔ یا ملازم ہو جائے۔ اس وقت سے سب آمد آمد شمار ہوگی۔" پس طالب علم دفتر ثانی کے سال اول کے لئے اپنا جیب خرچ دیکر شامل ہو سکتے ہیں۔

(۷) بابو رشید احمد صاحب مغل پورہ گنج لکھتے ہیں۔ خاکسار تحریک جدید کے دور اول میں حصہ نہیں لے سکا۔ مجبوری تھی۔ مگر دل میں تڑپ ضرور تھی۔ اب حضور کا تازہ ارشاد ملا۔ تو دل نے ملامت کی۔ کہ واقعی ہمارے حالات اور ہماری خواہشیں تو کبھی پوری نہیں ہو سکتیں۔ پھر ان کے فکر کے کیا معنی ہوئے۔ پس دل نے ملامت کے ساتھ گواہی دی۔ کہ اب وقت تھوڑا ہے۔ اور قربانی ہی اصل چیز ہے۔ اس لئے خاکسار حضور کی خدمت میں دفتر ثانی کے سال اول کے واسطے -/۶۰ روپیہ کا وعدہ جو کہ میری ماہوار آمد سے زیادہ ہے۔ پیش کرتا ہے۔

(۸) عبد الغنی صاحب ولد بابو محمد بخش صاحب محلہ دار الفضل۔ نئی تحریک کا خطبہ پڑھ کر دل میں فیصلہ تو اسی وقت کر لیا تھا۔ کہ ضرور دفتر ثانی کے سال اول میں ایک ماہ کی آمد دیکر شامل ہونا ہے۔ مگر بوجہ بیماری لکھ نہیں سکا۔ حضور خاکسار ایک ماہ کی آمد -/۶۰ روپیہ پیش کریگا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب ہی یہ رقم ارسال ہوگی۔

(۹) چودھری منور الدین صاحب کلکتہ نے اپنی ایک ماہ کی آمد -/۵۰ روپیہ بذریعہ تار حضور کی خدمت میں پیش کی۔ تا وہ دفتر ثانی کے سال اول میں شریک ہو سکیں۔

(۱۰) محترمہ مشتاق زہرہ معرفت چودھری علی بخش صاحب چک ۳۳ جنوبی لکھتی ہیں۔ میں دور اول میں شامل نہیں ہو سکی۔ اب جبکہ حضور نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر ثانی کا اجرا فرمایا ہے۔ میں سال اول کیلئے -/۶۰ روپیہ کا وعدہ پیش حضور کرتی ہوں۔

دفتر ثانی کے سال اول میں شامل ہونیوالے مجاہدین کے خطوط کا خلاصہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پیش کرنا نہایت ضروری ہے۔ تا وہ احباب جو اب تک شامل نہیں ہو سکے۔ حضور کا ارشاد پڑھ کر شامل ہو جائیں۔ فرمایا:۔

"اس کے بعد میں جماعت کے اس طبقہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ جنہوں نے پہلے دس سالوں میں حصہ نہیں لیا۔ کئی ایسے لوگ ہیں۔ جن کو اس وقت مالی کشائش حاصل نہیں تھی۔ جب تحریک جدید شروع کی گئی۔ اور اب حاصل ہے۔ کئی ایسے ہیں۔ جو اس وقت نابالغ تھے۔ اور اب بالغ ہو چکے ہیں۔ دس سال کی بات ہے۔ جب میں نے یہ تحریک شروع کی تھی۔ کئی لڑکے ایسے تھے۔ جن کی عمر اس وقت نو یا دس سال کی تھی۔ اور اب ان کی عمر انیس یا بیس سال کی ہو چکی ہے۔ کئی ایسے تھے۔ جن کی عمر اس وقت بارہ یا تیرہ سال تھی۔ اور اب ان کی عمر بائیس یا تیئیس سال ہو چکی ہے۔ اور اب انکو ملازمتیں یا کام مل گئے ہیں۔ اور برسر روزگار ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ وہ بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ ایسے لوگوں کے لئے میں نے اجازت دی ہے۔ کہ ایک نیا رجسٹر کھولا جائے۔ جس میں ایسے نئے شامل ہونے والوں کے نام درج کئے جائیں۔"

"مگر جہاں گذشتہ سالوں میں حصہ لینے والوں کے لئے یہ شرط تھی۔ پہلے سال پانچ یا دس یا پندرہ یا پانچ کے عدد سے بڑھا کر کوئی رقم دیں۔ وہاں اب نئے شامل ہونے والوں کے لئے یہ شرط ہوگی۔ کہ پہلے سال کے لئے کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر چندہ دیں۔ اور پھر ہر سال اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے چلے جائیں۔ ایسے کچھ لوگوں کی طرف سے درخواستیں آنا شروع ہو گئی ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جس طرح پہلے دس سالوں میں پانچ ہزار آدمیوں نے اس میں حصہ لیا ہے۔ اسی طرح نئے شامل ہونیوالے بھی پانچ ہزار ہونے چاہئیں۔ جو اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھیں۔ تاکہ اس تحریک کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ اور تائید کے لئے مضبوط ریزرو فنڈ قائم ہو۔"

"دور ثانی کا لفظ جو آج استعمال ہو رہا ہے۔ یہ مشتبہ ہے یعنی یہ شبہ پڑتا ہے۔ کہ ان کا بھی دور ثانی ہے۔ جو دس سالوں کے بعد حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک تحریک جدید کا دوسرا حصہ یعنی جس میں نئے حصہ لینے والے شامل ہوں۔ ان کے لئے ایک رجسٹر کھولا جائے۔ جس کا نام "دفتر ثانی" رکھ دیا جائے۔ (احباب یاد رکھیں۔ جو لوگ اب شامل ہو رہے ہیں۔ اور وہ پہلے سال کا وعدہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا کرتے ہیں۔ دفتر ثانی کے مجاہد ہیں۔ اور یہ سال اول کا ان کا وعدہ ہے۔ فنانشل سیکرٹری)۔ جو لوگ پہلے دس سالوں سے حصہ لیتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے نام جس رجسٹر میں درج ہوں۔ اس کا نام "دفتر اول" رکھ دیا جائے۔ اس طرح تحریک جدید میں پہلے دس سال سے حصہ لینے والوں کے درمیان امتیاز ہو جائیگا۔"

"پہلے دس سالوں سے حصہ لینے والوں یعنی جو "دفتر اول" والے ہیں۔ ان کا یہ دور کم از کم انیس (۱۹) سال کا ہوگا۔ جو آج سے نو سال بعد جا کر پورا ہوگا۔"

"اور دفتر ثانی والوں کے لئے جو نئے شامل ہونیوالے ہیں۔ ان کے لئے کم از کم انیس سال کا دور مقرر ہوگا۔ جو اس سال سے شروع ہو کر انیس سال بعد جا کر پورا ہوگا۔ پہلے دفتر والوں کے لئے یہ شرط نہیں تھی۔ لیکن دوسرے دفتر والوں کے لئے یہ شرط ضروری ہے۔ کہ پہلے سال کے لئے کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر اس تحریک میں چندہ دیں۔ اور پھر ہر سال اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے جائیں۔"

پس ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے پہلے دس سالوں میں حصہ نہیں لے سکا۔ وہ اب دفتر ثانی کے سال اول میں شریک ہو۔ اور پہلے سال اپنی ایک ماہ کی آمد راہِ خدا میں دے۔ اور آئندہ سالوں میں ہر سال اس پر اضافہ کرتا جائے۔

(خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ سال ششم

(۱)

سال ششم کی رپورٹ اسی سال کے دوران میں شائع ہونی ضروری تھی۔ لیکن بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر ایسا نہ کیا جا سکا اور مرکز اس سال کی رپورٹ کو حسب سابق علیحدہ شائع نہیں کر سکا۔ اب "الفضل" کی چند اقساط میں پیش کیا جا رہا ہے۔ خاکسار معتمد

تشکیل مجلس عاملہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے سابقہ قواعد کے ماتحت جن میں سال ہفتم سے کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ صدر اور معتمد کا انتخاب عالمگیر اجلاس میں کیا جاتا رہا۔ سال ششم کے عہدیداروں کے لئے انتخابی اجلاس مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء / اخاء ۱۳۲۱ ہش کو مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب قائد خدام الاحمدیہ حیدر آباد دکن کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں سال گذشتہ کا انتخاب ہی قائم رہا یعنی صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے آنرز مولوی فاضل سلمہ اللہ تعالیٰ کی صدر اور خاکسار خلیل احمد ناصر معتمد منتخب ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس انتخاب کو منظور فرمایا۔ بقیہ مرکزی عہدیداروں کو مجلس کے دستور اساسی کے ماتحت صدر کی طرف سے نامزد کیا جاتا ہے۔ آپ نے حسب ذیل صورت میں مجلس عاملہ کی تشکیل فرمائی:۔ نائب صدر و نگران اعلیٰ شعبہ صحت جسمانی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

نائب معتمد۔ مولوی محمد صدیق صاحب

مہتمم تجنید۔ چودھری عبد اللطیف صاحب

" تعلیم۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب

" تربیت و اصلاح۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد

" وقار عمل۔ چوہدری غلام حسین صاحب

" خدمت خلق۔ میاں عباس احمد خان صاحب

" اطفال۔ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ

" کار خاص۔ صدر مجلس۔

" مال۔ مولوی نور الحق صاحب

" اشاعت۔ معتمد صاحب

" ایثار و استقلال۔ چودھری دل محمد صاحب

" تنفیذ۔ حافظ قدرت اللہ صاحب

محاسب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

مفتش۔ سعید احمد صاحب فاروقی

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی۔ چودھری غلام یٰسین صاحب

معاون صدر مجلس (۱) ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (۲) مولوی احمد خان صاحب نسیم (۳) چودھری ظہور احمد صاحب (۴) مرزا منور احمد صاحب + دوسال میں مندرجہ ذیل عہدیداران مجلس مرکزیہ کی صدر محترم نے تبدیلی فرمائی۔ مولوی نور الحق صاحب مہتمم مال کی بجائے مرزا منور احمد صاحب۔ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ مہتمم اطفال کی بجائے مولوی محمد حفیظ صاحب۔

شعبہ تجنید

مہتمم صاحب نے سال زیر رپورٹ میں مجالس کا انتخاب کر کے انہیں متعدد خطوط کے ذریعے سے تمام نوجوانوں کو مجلس میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور مزید اکیس جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کو متوجہ کیا کہ ان کے ہاں اب تک مجلس قائم نہیں ہے۔ مجلس عاملہ کے جو اصحاب باہر جاتے رہے انہیں تجنید کے کام کو بھی سامنے رکھنے کی ہدایت کی جاتی رہی۔ بفضلہ تعالیٰ اس سال میں ۳۸۶ نئے اراکین شامل ہوئے۔ مندرجہ ذیل نئی مجالس قائم ہوئیں:۔ (۱) گھاٹورہ (بنگال) (۲) ماریل (۳) احمدی پاڑہ (۴) ننگ پور (۵) ونیاس پور (۶) چک ۵۵۹ گ۔ ب لائل پور (۷) بہادر گڑھ (۸) موضع جھنگلاں (۹) دارا پور (بنگال) (۱۰) رشی نگر (کشمیر) (۱۱) مجوبوال (۱۲) کوٹ چھٹہ بستی رندان (۱۳) ڈیرہ دون (۱۴) چٹا گانگ (۱۵) بہادلنگر (۱۶) خملہ (۱۷) کٹنی (۱۸) پٹیالہ (۱۹) چک سکندر (۲۰) منٹگمری (۲۱) قلعہ سوبھا سنگھ (۲۲) کوٹ فتح خانی (۲۳) رانچی (۲۴) کرتو (۲۵) چوڑا سنگھ (۲۶) لدھا نجھ (۲۷) بھوبال وڈالہ

شعبہ وقار عمل

محنت و مشقت کی عادت اور مساوات و اخوت کی روح کے قیام کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت کے اجتماعی کام کو اہم جگہ دی ہے۔ بالخصوص قادیان میں ایک دن مقرر کر کے تمام احباب قادیان کو اس روحانی مائدہ پر دعوت دی جاتی ہے۔ اور احباب ذوق و شوق اور اخلاص و ایمان سے اس میں شامل ہوتے۔ کدالیں چلاتے۔ مٹی کی بھری ہوئی ٹوکریاں اٹھاتے اور سڑکوں کے نشیب و فراز کو درست کرتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں تین وقار عمل منائے گئے تفصیل حسب ذیل ہے:۔

		کام کی مقدار
(۱) مورخہ ۲۵ امان ۲۳ ہش	۸۱۵	مکعب فٹ
(۲) " ۲۷ ہجرت ۲۳ ہش	۴۲۵۰	"
(۳) " ۲۶ نبوت ۲۳ ہش	۵۰۷۸	"
	۱۸۱۴۳	"

اندازہ ہے کہ یہی کام جو خدام و انصار نے جن میں عمر رسیدہ کمزور اور کام کی عادت نہ رکھنے والے تمام احباب شامل ہیں اُجرت پر کرایا جاتا تو -/۵۰۰ روپے خرچ آتے۔ اس کے علاوہ حلقہ وار مجالس مساجد۔ راستوں اور سڑکوں کی صفائی وقتاً فوقتاً کرتے رہے۔ بارش کے دنوں میں غرباء کے مکانوں پر مٹی ڈال کر انہیں مضبوط بنایا گیا۔ اور انہیں تعمیری کام میں مدد دی گئی۔ بالخصوص مجلس ناصر آباد نے تین غرباء کے مکانوں پر مٹی ڈالی۔ اور عین بارش کے دوران میں کام کیا۔ دار الرحمت نے قریباً ۲۰۰ فٹ لمبے راستے پر مٹی ڈال کر بارش میں چلنے کے لئے راستے بنائے۔ بیرونی مجالس میں سے لاہور۔ اور مقامی میں سے دار الرحمت۔ دار البرکات۔ دار العلوم دار الشیوخ۔ ناصر آباد۔ اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ نے عمدہ کام کیا۔

شعبہ خدمت خلق

خدمت خلق کا کام وسیع اور متنوع امور پر مشتمل ہے جس کا احاطہ اس مختصر رپورٹ میں تحصیل حاصل ہے مختصر یہ کہ مختلف مجالس کی طرف سے قریباً ۵۰۰ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ اندازاً ایک سو بیوگان کی خبر گیری کی گئی۔ تین سو اشخاص کو راستہ بتایا گیا۔ اور بعض کو منزل مقصود تک پہنچایا گیا۔ ۵۰ جنازوں میں خدام الاحمدیہ نے شریک ہو کر امداد دی۔ پچاس مسجدوں کی صفائی کی۔ مختلف مواقع پر ۳۰۰ ضرورت مندوں کی مدد کی گئی۔ مسافروں کو کھانا کھلانا۔ معذوروں کو سودا سلف لا کر دینا خدمت بھی خدام کا طرۂ امتیاز ہے اگرچہ مالی امداد خدام کا خاص لائحہ عمل نہیں۔ مگر پھر بھی موقع آنے پر قریباً ۵۰ اشخاص کی مالی مدد بھی کی گئی ۱۵۰ محتاجوں کو کھانا کھلایا گیا ۲۵ گمشدہ اشیاء تلاش کر کے دی گئیں۔ بعض دفعہ بچوں اور مویشیوں کے گم جانے پر بھی مدد دی گئی۔ غیر احمدی زائرین کے قادیان آنے پر انہیں اہم مقامات دکھائے گئے۔ اماطۃ الاذیٰ عن الطریق پر بھی حتی المقدور عمل ہوا۔ مندرجہ ذیل مجالس نے دلچسپی سے اس شعبہ کے ماتحت کام کیا:۔ مقامی مجالس:۔ دار الرحمت دار العلوم۔ دار الانوار۔ دار الفضل۔ دار البرکات مسجد مبارک۔ میکلوڈ ورکس ناصر آباد۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ بیرونی مجالس:۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوکھووال۔ کراچی شملہ۔ انبالہ۔ کیرنگ۔ کریام۔ ننگہ۔ پٹیالہ۔ چک ۲۲ شمالی جمشید پور۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ حیدر آباد دکن۔ سکندر آباد نیروبی — مرکزی طور پر دوران سال میں ہیضہ کے دنوں میں احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں۔ ٹیکہ لگوانے کا انتظام کروایا۔ بعض حصوں میں نالیوں میں تیل چھڑک کر مچھر مروائے گئے۔ گرمیوں میں جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ میں پنکھا جھلا جاتا رہا۔ وقار عمل اور مجلس مشاورۃ کے مواقع پر پانی پلانے کا اور فرسٹ ایڈ کا انتظام کیا جاتا رہا۔ بعض مجالس کے عمدہ نمونے خدام کے سامنے پیش ہیں:۔

کلکتہ کی مجالس نے قحط کے ایام میں قحط زدہ اشخاص کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا۔ ننگہ کی مجلس نے ایک جگہ آتش زدگی ہونے پر آگ بجھائی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام نے مشاورۃ کے موقع پر مہمانوں کے قیام و طعام کی خدمت ادا کی۔ میکلوڈ ورکس کے خدام جلسوں اور جمعہ کے مواقع پر لاؤڈ سپیکر نصب کرنے کی ڈیوٹی باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ مرکزی طور پر اس سال چودھری عبد الاحد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی ڈائرکٹر فضل عمر انسٹی ٹیوٹ کی وساطت سے فشریز ریسرچ آفیسر کو بلا کر ڈھابوں کا معائنہ کروایا گیا۔ تاکہ اس پر غور کیا جا سکے کہ کیا یہاں ایسی مچھلی پالی جا سکتی ہے جو مچھر کو کھاتی ہے تاکہ اس طرح ملیریا کا سدباب کیا جا سکے۔ بعض مجبوریوں کی بناء پر یہ تجویز اس معائنے کے بعد آگے نہیں چلائی جا سکی۔

شعبہ تعلیم

یوں تو خدام الاحمدیہ میں ہر لحاظ سے تعلیم کی اشاعت و وسعت مجلس کا فرض ہے۔ لیکن کام کی تعیین کے حسب ذیل عنوانات پر کام کی تقسیم کی گئی ہے:۔

تعلیم ناخواندگان:۔ یہ کام ایک عرصہ سے قادیان میں جاری ہے اور اکثر ناخواندگان خدا کے فضل سے اب خواندہ ہو چکے ہیں سال حال میں بقیہ ناخواندگان کی از سر نو فہرستیں تیار کر کے ان کے لئے معلمین مقرر کئے گئے۔ اور انسپکٹران مقرر کئے گئے۔ تاکہ نگرانی ہوتی رہے۔ کام کی مشکلات اور ناخواندہ احباب کی عدم معروفیت کے عذر کے باوجود حسب ذیل مجالس میں کام ہوتا رہا۔ دار الرحمت۔ دار الفضل۔ دار البرکات۔ دار العلوم۔ دار الانوار۔ دار الصحت۔ حلقہ مسجد مبارک۔ حلقہ مسجد اقصیٰ ناصر آباد۔ مسجد فضل۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ —

بعض حلقوں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا بھی انتظام رہا۔ بعض بیرونی مجالس میں بھی تعلیم ناخواندگان کا کام ہوا۔ لیکن پوری باقاعدگی سے جاری نہیں رہ سکا۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حسب گزشتہ اس سال کے دوران میں بھی یہ باہمی امتحان کا سلسلہ جاری رہا امتحان میں شمولیت کی خدام و غیر خدام کو تحریک کی جاتی رہی۔ خطوط کے علاوہ "الفضل" میں ۳۹ اعلانات شائع ہوئے۔ مستورات کی طرف سے لجنہ اماء اللہ قادیان اور ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ بالخصوص شکریہ کی مستحق ہیں۔

امتحانات کے نتائج کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

امتحان درجہ	تاریخ امتحان	تعداد امیدواران	خواتین	تعداد کامیاب امیدواران
" " پرچہ اول	۲/۵/۴۳	۲۸۸	۶۱	۱۵۹
" " " دوم	۱/۸/۴۳	۱۹۲	۲۹	۱۶۹
" " سوم	۱۴/۱۱/۴۳	۳۱۱	۳۸	۲۷۷

کامیاب امیدواران کو باقاعدہ سندات بھجوائی گئیں۔ اور اول و دوم رہنے والے امیدواران کو انعامات دیے گئے۔ اول و دوم رہنے والے خدام کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

امتحان اول۔ مولوی شوکت حسین صاحب حلقہ مسجد مبارک اول۔ بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے دارالرحمت دوم

امتحان دوم۔ مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالرحمت اول

" " عبدالقادر صاحب سکندرآباد دکن دوم

" سوم چودھری سردار احمد صاحب شملہ اول

ملک فتح محمد صاحب دارالرحمت دوم

ہفتہ تعلیم و تلقین:- حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ہر سال انصار و خدام کے مشترکہ انتظام کے ماتحت ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جاتا ہے۔ جس میں کسی اہم موضوع پر جماعت کو واقفیت پہنچائی جاتی رہی۔ اس دفعہ حسب ذیل موضوع اس کے لئے تجویز کئے گئے۔ (۱) اقتدار نماز غیر احمدیان (۲) رشتہ ناطہ غیر احمدیان (۳) جنازہ غیر احمدیان۔ ان مضامین کو چھ عنوانات میں تقسیم کیا گیا۔ الفضل میں اعلانات کے ذریعہ سے اطلاع اور تحریک ہوتی رہی۔ ہفتہ کے آخری روز مجموعی طور پر تمام مضامین کا خلاصہ بیان کیا گیا۔ احباب تقاریر کے نوٹ بھی لیتے رہے۔ بعد میں متعدد جگہ پر خدام و انصار کا ان مسائل میں امتحان بھی لیا گیا۔

انصار سلطان القلم۔ خدام الاحمدیہ کے قیام سے قبل ایک مجلس انصار سلطان القلم قائم تھی۔ جسے خدام الاحمدیہ کے ساتھ ملحق کر کے شعبہ تعلیم کے سپرد اس کا انتظام کیا گیا۔ شعبہ نے اس کے لئے طریق کار اور سکیم وضع کی۔ اور اراکین سلطان القلم کو تحریک کر کے بعض مضامین حاصل کئے گئے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ کاغذ کی قلت کے باعث الفضل میں شائع نہ ہو سکے۔

بزم حسن بیاں:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام سے تفاول کے ماتحت تقریری مشق کے لئے خدام الاحمدیہ کے ماتحت گذشتہ جلسہ سالانہ سے بزم حسن بیاں کا افتتاح کیا گیا۔ جس کے لئے قوانین وضع کر کے جلسے کے موقعہ پر اعلان کیا گیا۔ اور مجالس کو اس نام کی بزم کی شاخیں قائم کرنے کی تحریک کی گئی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک تقریری مقابلہ بھی کرایا گیا۔ جس میں شمولیت کے لئے ۲۹ خدام کے نام موصول ہوئے۔ مگر قلت وقت کے باعث ۱۷ خدام کو موقع دیا گیا۔ تقریری مقابلہ کا عنوان " بہترین اسلامی خلق " بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے اول اور ملک فیض الرحمن صاحب گجرات دوم آئے۔ جنہیں انعامات دیے گئے۔ شعبہ ہذا کی مختلف شقوں کے لئے سرکلرز کے علاوہ الفضل میں ۵۵ اعلان کئے گئے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۵ر جنوری۔ مارشل کونیف کی فوجیں اب سائیلیشیا میں برسلاؤ کے اہم شہر سے صرف چار میل دور ہیں۔ روسی فوجیں ایک کمان کی شکل میں بڑھ رہی ہیں سیلیشیا میں سو میل لمبے مورچہ پر لڑائی ہو رہی ہے۔ دریائے اوڈ کے دائیں کنارے پر بھی ایک شہر روسیوں نے لے لیا ہے۔ بالٹک کے محاذ پر روسی فوج ایلبن کی بندرگاہ سے صرف ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پرشیا میں روسی فوجوں کی پیشقدمی کی موجودہ رفتار اگر قائم رہی۔ تو مشرقی پرشیا کی جرمن فوجیں مغربی پرشیا کی فوجوں سے کٹ جائیں گی۔ مارشل سٹالن نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے چیکوسلواکیہ میں ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ اور گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں وہ ۲۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ مغربی محاذ پر دوسری برطانی فوج نے ہنز برگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دریائے روہر کے مغربی کنارے سے تین میل پر ہے۔ یہاں بہت سے اہم راستے آکر ملتے ہیں۔ جرمن اس علاقہ میں سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ آرڈینز کے محاذ پر اتحادی فوجیں بچی کھچی جرمن فوجوں کا صفایا کر رہی ہیں۔ آرڈینز کے علاقہ میں امریکن فوج جرمن سرحد سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ کولمار کے محاذ پر پہلی فرانسیسی فوج سیلان پر میدان مارتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔

واشنگٹن ۲۵ر جنوری۔ لوزان میں امریکن فوج منیلا پر بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ممبانگا شہر بھی لے لیا ہے۔ موٹر سوار امریکن گشتی دستے مختلف علاقوں میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ خلیج منیلا میں ایک اور جزیرہ پر بھی امریکن فوج اتر گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۵ر جنوری۔ وزیر بحر نے ایک بیان میں کہا کہ امریکن بحری بیڑا برطانی بحری بیڑے کے ساتھ مل کر بحر الکاہل کی لڑائی میں پورا پورا حصہ لے گا۔ برطانیہ سے ایک مشن امریکہ آیا ہوا ہے۔ اس کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا کہ اگر برطانی جہاز امریکن کمانڈروں کو سونپے جائیں گے تو وہ ان کی کمان میں رہتے ہوئے کام کریں گے۔

کانڈی ۲۵ر جنوری۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے مسٹر چرچل اور مسٹر روز ویلٹ کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ کیوبک میں مجھے جو احکام دیئے گئے تھے۔ ان کے ایک حصہ کی تعمیل ہو گئی ہے۔ یعنی چین کو خشکی کا رستہ کھل گیا ہے۔

بمبئی ۲۵ر جنوری۔ سر فیروز خان نون نے ایک انگریز خاتون الزبتھ نامی سے اسلامی طریق کے مطابق شادی کی ہے

کرنال ۲۵ر جنوری۔ محکمہ حفظان صحت نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ اڑھائی ماہ کے عرصہ میں اس ضلع میں طاعون سے گیارہ اموات ہوئی ہیں اس ضلع میں یہ مرض سہارنپور کے ضلع سے آیا ہے جہاں ہر ہفتہ بیس پچیس کیس ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے جرمنی کے تمام بڑے بڑے شہروں کی مورچہ بندی کر لی ہے اور مختلف شہروں کے باشندوں کو خط و کتابت کی ممانعت کر دی ہے۔

ماسکو ۲۵ر جنوری۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ وارسا کی آزادی کے بعد پولش گورنمنٹ کا ایک مشن ماسکو آیا ہے۔ تا دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کے بارہ میں سمجھوتہ ہو سکے اور اس بارہ میں عنقریب ایک اہم اعلان کی توقع ہے

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ ہنگری میں روسی فوج کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ بوڈاپسٹ کے جنوب مغرب میں روسیوں نے ایک شہر کو خالی کر دیا۔ نیز اپر سیلیشیا میں روسی پیشقدمی کو روک دیا گیا ہے۔ روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پرشیا اور برلن کی سپلائی لائن کو انہوں نے کاٹ دیا ہے۔ اور جرمن فوج کا بڑا حصہ منتشر ہو چکا ہے۔ نیز بہترین جرمن ڈویژن محصور ہو گئے ہیں۔ اور ان کو بہت تباہی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ماسکو ۲۵ر جنوری۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ روسی فوجوں کے مقابلہ کے لئے ہٹلر بذات خود مشرقی محاذ پر پہنچ گیا ہے۔ اس محاذ کے جرمن جرنیلوں سے وہ بہت خفا ہے۔ کیونکہ وہ روسی پیشقدمی کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

لاہور ۲۵ر جنوری۔ چونکہ کانگرسی ۲۶ر جنوری کو یوم آزادی منایا کرتے ہیں۔ اسلئے پنجاب گورنمنٹ نے لاہور۔ لائلپور اور لدھیانہ وغیرہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی اور جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے۔ دہلی میں بھی جلسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ گاندھی جی نے ہدایت کی ہے کہ ۲۶ر جنوری کو کوئی سرگرم پروگرام اختیار نہ کیا جائے۔

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ یوگوسلاویہ کے کنگ پیٹر نے اپنے وزیر اعظم کو موقوف کر دیا تھا۔ مگر وزارت نے بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے کیبنٹ کے اجلاس میں جو وزیر اعظم کی صدارت میں ہوا۔ فیصلہ کیا گیا کہ وہ مستعفی نہ ہوگی۔

طہران ۲۵ر جنوری۔ شاہ ایران نے اتحادی حکومتوں کو اطلاع دی ہے کہ اگر مسٹر چرچل مسٹر روز ویلٹ اور مارشل سٹالن پھر ایران میں ملاقات کرنا چاہیں۔ تو وہ اپنے کسی قصر کو اس ملاقات کے لئے خالی کرا دیں گے۔

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ مارشل ٹیٹو اور یوگوسلاوی وزیر اعظم ڈاکٹر سباسک کی طرف سے متفقہ طور پر کنگ پیٹر آف یوگوسلاویہ کو مطلع کیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک اپنے ملک میں واپس نہ آئیں جب تک عوام خود ان کی واپسی کا مطالبہ نہ کریں تا ایسا نہ ہو کہ یونان کی طرح یہاں بھی اہل ملک میں کشمکش شروع ہو جائے۔

دہلی ۲۵ر جنوری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلاویہ اور یونان اب دشمن کے علاقے نہیں ہیں۔ اور ان کے ساتھ خط و کتابت اور تجارت کی اجازت ہے۔ یہ بھی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فی الحال ان ممالک کے ساتھ پرائیویٹ تجارت کی سہولتیں مفقود ہیں۔

واشنگٹن ۲۵ر جنوری۔ فلپائن میں امریکن فوج منیلا کی طرف نصف راستہ طے کر چکی ہے یہاں کے شہر پر قبضہ کر چکی ہے جو عین وسط میں ہے

میکسیکو ۲۵ر جنوری۔ سپین کی جلا وطن ری پبلیکن پارلیمنٹ کا اجلاس چند روز ہوئے یہاں منعقد ہوا جس میں ۷۵ ڈیلیگیٹ اور ایک ہزار وزیٹر شریک ہوئے سپین کی لڑائی میں ہلاک ہونے والوں کے لئے دعا مانگی گئی۔

لکھنؤ ۲۵ر جنوری۔ یوپی گورنمنٹ نے بغیر اجازت اس صوبہ سے گڑ اور شکر باہر لیجانے کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ اٹلی میں پانچویں اور آٹھویں دونوں فوجوں کے محاذ پر کوئی خاص سرگرمی نہیں۔ صرف گشتی دستے مصروف رہتے ہیں

واشنگٹن ۲۵ر جنوری۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے کہ کل اتحادی بم باروں نے جنگی جہازوں کی مدد سے سماٹرا میں پالم بینگ پر حملہ کیا۔ جہاں تیل کے بہت بڑے کارخانے ہیں شمالی لوزان کی پہاڑی وادیوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ مشرقی پرشیا میں روسی فوج کونگسبرگ کا محاصرہ کرنے والی قلعہ بندیوں کے پاس پہنچ گئی ہے۔ جرمن یہاں بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔